Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

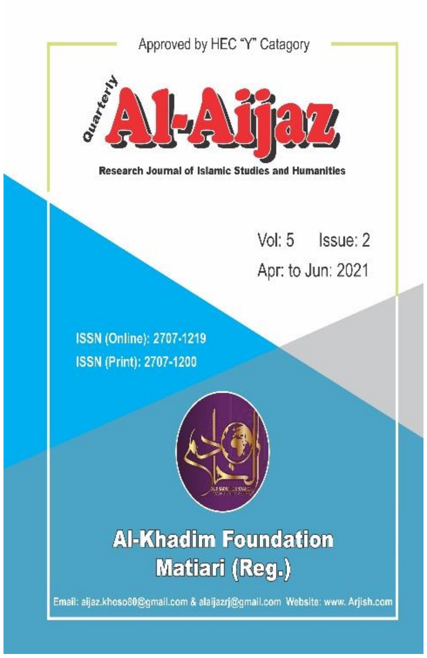


TOPIC:

# Analytical study of arguments from Quranic verses in Ashiaat-ul-Lamaat

AUTHORS:

1. Shams Tabraiz, Ph.D. Scholar, Department of Arabic & Islamic Studies, Government College University Lahore.
Email: shamstabraiz83@gmail.com, https://orcid.org/0000-0002-6726-900X
2. Dr. Muhammad Naeem Anwer, Assistant Professor, Department of Arabic & Islamic Studies, Government College University Lahore.
Email: dnaeemanwer@gmail.com, https://orcid.org/0000-0002-2814-8088

**How to cite:**
Tabraiz, S., & Anwer, M. N. (2021). Urdu-27 Analytical study of arguments from Quranic verses in Ashiaat-ul-Lamaat. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 353-371.
https://doi.org/10.53575/Urdu27.v5.02(21).353-371

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/260

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 353-371

Published online: 2021-06-20

QR Code

# اشعۃ اللمعات میں آیات قرآنیہ سے استدلالات کا تجزیاتی مطالعہ

## Analytical study of arguments from Quranic verses in Ashiaat-ul-Lamaat

Shams Tabraiz*
Dr. Muhammad Naeem Anwer**

**Abstract**
The interpretation of the Qur'an is the Qur'an itself and the second interpretation of the Qur'an in the history of Islam as a consensus is called Hadith and Sunnah of the Prophet.In the sub-continent, there were born a lot of Erudith and Scholars who preferred Islam as per their capacity. One of them is Sheikh Abdul Haq Mohadith Dehlvi, who lit the candle of the prophetic Hadith's in the 11th century. He himself was un-paralleled expert in the field of Quran and prophetic Hadith. He declared the Quran and Hadith as the basis of religious sciences. That is way the central point of his all literary efforts in the Sharia and the Sunnah of the Holy Prophet (PBUH). Due to his book named " Ashia Tul Lamaat" the sciences of prophetic Ahadith spread all over the India. Thus, the love for prophetic Ahadith was increased among the people of all India. In Ashia Tul Lamaat" he has explains the difficult words too. Difficult issues and important meanings has been explained away beneficially.
**Keywords:** Hadith, Shaikh Abdul Haq, Ayat, Explanation, Ashia al lamaat, Prophetic Ahadith, Sharia and Sunnah,

### تعارف

قرآن کی تفسیر اول خود قرآن ہے اور تاریخ اسلام میں متفق علیہ حیثیت میں قرآن کی دوسری تفسیر کا نام حدیث وسنت رسول ہے۔ صحابہ کرام نے اپنے دور میں اس ماخذ کی طرف بھرپور توجہ دی اور محنت کے ساتھ یہ ذخیرہ ہم تک پہنچا کر ہم پر احسان کیا۔ ہندوستان کی علمی تاریخ میں کچھ ایسی نامور شخصیات گذری ہیں جنہوں نے کتاب وسنت سے استفادہ پر زور دیا۔ ان شخصیات میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی(958ھ-1052ھ)1 کا نام نمایاں ہے۔ آپ علم حدیث سے خصوصی شغف رکھتے تھے اور زندگی کا بڑا حصہ علم حدیث کے لیے وقف کیا۔ ہندوستان میں علم حدیث کی نشرواشاعت میں آپ کی شخصیت نمایاں ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اکبری پر فتن دور کی نابغہ روزگار شخصیت ہیں ۔آپ علم وعرفان اور تصنیفی خدمات کے باعث شہرت تامہ رکھتے تھے۔ آپ نے اکبری دور میں جہاں ایک طرف اہل اسلام کو عقائد حقہ کی روشنی دکھا کر ان کے اثبات واستقلال کا سامان فراہم کیا وہاں احادیث رسول ﷺ کی توضیح وتشریح کے ذریعے اسلام اور ایمان سے متصادم ستون کی بیخ کنی فرمائی۔ اگر یہ کہا جائے کہ برصغیر میں حدیث نبوی ﷺ کے شارحین میں سے اولیت کا تمغہ آپ کے نام ہے تو بلاشبہ مبالغہ

* Ph.D. Scholar, Department of Arabic & Islamic Studies, Government College University Lahore.
Email: shamstabraiz83@gmail.com, https://orcid.org/0000-0002-6726-900X
** Assistant Professor, Department of Arabic & Islamic Studies, Government College University Lahore.
Email: dnaeemanwer@gmail.com, https:// orcid.org/0000-0002-2814-8088

آرائی نہ ہو گی۔ جس کا اعتراف ہر خاص و عام کرتا ہے۔ آپ نے قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ کی محققانہ اور منصفانہ توضیحات سے مستفیدین علم و عرفان کو سرشار فرمایا۔ یوں تو آپ کی تمام تصانیف جلیلہ کو مقبولیت حاصل ہے لیکن احادیث رسول ﷺ کی تشریح و توضیح میں اشعۃ اللمعات اور لمعات التنقیح اپنی نظیر آپ ہیں۔ جن میں نہ صرف آپ نے احادیث مشمولہ کی تنقیح فرمائی بلکہ آئمہ ،فقہاء اور مجتہدین کے معمولات شرعیہ کو قابل رشک انداز میں سپرد قلم فرما کر امت محمدیہ پر احسان فرمایا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی احادیث کی تشریح و تبیین میں جہاں لغت عرب سے استدلالی منہج اختیار کرتے ہیں وہاں آیات قرآنیہ سے احادیث کے مطالب و مفاہیم میں استدلال کرتے نظر آتے ہیں۔ آپ کا اثنائے شرح احادیث یہ منہج اس لحاظ سے منفرد ہے کہ آپ نہ صرف توضیح حدیث میں قرآنی آیت پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں بلکہ علوم القرآن کے مضامین اور اصول تفسیر کے مطابق حدیث کی شرح کرتے ہیں ۔ کبھی احادیث کی قرآنی آیات سے منسوخیت کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی لغت کا استدلال قرآنی آیات سے کرتے ہیں، احادیث کے عموم و خصوص اور مطلق و مقید مفاہیم کو استدلال بالقرآن سے مزین کرتے ہیں۔ شیخ کا یہ اسلوب نہایت اچھوتا ہے کہ احادیث کے دقیق و عمیق مفہوم کو قرآن سے استدلال سہل ترین بنادیتے ہیں۔ ذیل میں شیخ کے قرآنی آیات سے استدلال کے منہج کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

### قرآن سے حدیث کا نسخ

روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دعوا الحبشة ما ودعوكم واتركوا الترک ما تركوكم". رواہ أبوداود والنسائی2

تم حبشیوں کو چھوڑے رہو، جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں اور تم ترکوں کو چھوڑے رہو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح شیخ عبدالحق ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"و بگزارید ترک را مادر کہ بگزارند این شان شمارا اگر گویند در قرآن مجید حکم چناں است کہ قاتلوا المشرکین کافۃ پس علی العموم فرمودہ است کہ مشرکان را قتال کنید ہر کہ باشند جوابش آن است کہ حبشہ و ترک از عموم این آیت مخصوص اند و خارج زیرا کہ دیار این شان بعید است و در میان بلاد ایشاں و بلاد اسلام دشت و بیابان بسیار تا اگر ایشان تعرض نکنند و بر بلاد اسلام نتازند تعرض بایشان بناید کرد اما اگر ایشان سبقت کنند و در بلاد اسلام بقسر و غلبہ بیایند فرض عین گرد و قتال ایشان یا گویند کہ این آیت ناسخ این حدیث است بحکم این حدیث در ابتدائے اسلام بود بجہت ضعف اسلام و چوں قوت گرفت حکم عام شد"3

اگر سوال یہ ہو کہ قرآن میں {وقاتلوا المشركين كافة} 4 کہ مشرکوں کو مکمل طور پر قتل کر دو جس میں عام حکم ہے کہ ہر مشرک کے خلاف قتال کرو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حبش اور ترک اس حکم سے خارج اور مخصوص ہیں، کیوں کہ ان کا علاقہ بلاد اسلام سے دور ہے ان کے درمیان متعدد جنگل اور کوہ ہیں۔ تو اگر وہ مسلمانوں پر حملہ آور نہیں ہوتے تو ان پر حملہ نہ کرو اور اگر حملہ کرنے میں پہل کریں تو پھر ان کے خلاف جہاد فرض عین ہے۔ یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس آیت نے اس حدیث کو منسوخ کر دیا ہے۔ حدیث والا حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب

مسلمانوں میں قوت ہو گئی تو حکم عام ہو گیا۔

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح میں شیخ عبدالحق نے قرآنی آیت ذکر کر کے واضح کر دیا کہ حدیث کو قرآن نے عموم سے خاص حکم کی وجہ سے منسوخ قرار دے دیا۔

آیت کا مفہوم مقید اور خاص کرنے میں شیخ کا نظریہ

شیخ لکھتے ہیں کہ جب نہی عن المنکر کے ترک پر وعید وارد ہے تو اب اس کے ترک کا جواز کیسے ممکن ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"یا أیها الناس إنکم تقرؤون هذه الآیة : {یاأیها الذین آمنوا علیکم أنفسکم لا یضرکم من ضل إذا اهتدیتم} 5فإنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : " إن الناس إذا رأوا منکرا فلم یغیروه یوشک أن یعمهم الله بعقابه" . رواه ابن ماجه والترمذی وصححه . وفی روایة أبی داود : " إذا رأوا الظالم فم یأخذوا علی یدیه أوشک أن یعمهم الله بعقاب" . وفی أخری له: "ما من قوم یعمل فیهم بالمعاصی ثم یقدرون علی أن یغیروا ثم لا یغیرون إلا یوشک أن یعمهم الله بعقاب". وفی أخری له : " ما من قوم یعمل فیهم بالمعاصی هم أکثر ممن یعمله "6

اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو "اے ایمان والو! اپنی جان کی حفاظت کرو تمہیں نہیں نقصان پہنچا سکتا کوئی گمراہ جب تم ہدایت پا جاؤ" میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ برائی کو دیکھ کر منع نہیں کریں گے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس عذاب میں مبتلا کر دے۔ اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کر کے صحیح کہا۔ اور ابوداؤد کے الفاظ ہیں کہ جب انہوں نے ظالم کی زیادتی دیکھی اور اس کے ہاتھ نہیں پکڑے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ان کو بھی عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جس قوم میں لوگ برائی کریں اور وہ لوگ اس کو مٹانے پر قادر ہوں مگر وہ نہ مٹائیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس عذاب میں شامل کرے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جن لوگوں میں برائی ہو اور حالانکہ دیگر لوگ اس برائی کے کرنے والوں سے زیادہ ہوں۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح شیخ عبدالحق ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"پس چوں بر ترک نہی منکر وعید وارد شدہ باشد ترک آں چگونہ صورت جواز واشتہ باشد پس ایں آیت عام و مطلق و مقید باشد بآنکہ مردم آں رانشنوند و در ایشاں تاثیر نہ کند و ہر کس برای خود معجب و مغرور باشد چنانکہ حال مردم در آخر زمان باشد در آثار آمدہ است کہ این آیت رانزد ابن مسعود رضی اللہ عنہ خواندند فرمود ایں زمان ماد شما زمان ایں آیت نیست زیرا کہ در وی می شنوند و قبول می کنند ولیکن در آخر زمانی بباید کہ امر کنند و مردم نشوند"7

جب نہی عن المنکر کے ترک پر وعید وارد ہے تو اب اس کے ترک کا جواز کیسے ممکن ہے۔ لہذا یہ آیت عام اور مطلق نہیں بلکہ مخصوص و مقید ہے۔ اس بات کے ساتھ کہ لوگ اس برائی کو نہ سنیں اور اس میں اثر پذیر نہ ہو اور ہر آدمی اپنے آپ میں مغرور و متکبر ہو جب کہ آثار میں

آخری زمانے کے لوگوں کے بارے میں آیا ہے مثلاً جب یہ آیت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تلاوت کی گئی تو آپ نے فرمایا اس میں جو زمانے کی بات ہے۔ وہ میرا اور تمھارا نہیں کیوں کہ اس میں لوگ بات سن کر قبول کر لیتے ہیں لیکن آخری زمانے میں لوگ بات ہی نہیں سنیں گے۔

شیخ نے حدیث کی توضیح میں قرآنی آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ آیت عام اور مطلق نہیں بلکہ مخصوص و مقید ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لا يحل دم امرء مسلم يشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله إلا بإحدى ثلاث زنا بعد إحصان فإنه يرجم ورجل خرج محاربا لله ورسوله فإنه يقتل أو يصلب أو ينفى من الأرض أو يقتل نفسا فيقتل بها " . رواه أبو داود 8

کلمہ طیبہ لاالٰہ اللہ الا اللہ کی گواہی دینے والے کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے مگر تین خصلتوں میں سے کسی ایک کے سبب۔ محصن ہونے کے بعد زنا کرنا کہ اسے رجم کیا جائے گا۔ وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنے کے لیے نکلا اسے قتل کیا جائے گا یا سولی پر لٹکا یا جائے گا یا جلا وطن کر دیا جائے گا۔ جو کسی کو قتل کر دے تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح شیخ عبدالحق ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"دوم محاربت مروی کہ بیرون آمدہ است جنگ کنندہ مر خدا اور سول خدا ارامراد قاطع طریق است کہ رامیزند و فسادی کند چناں کہ در کریمہ الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا واقع است "9

اس سے مراد ڈاکو ہے جو راہزنی اور فساد کرتا ہے، جیسے کہ آیت مبارکہ میں ہے {الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الأرض فسادًا} 10 جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں۔

شیخ نے اس حدیث میں لفظ محاربت کے لیے قرآن پاک کی آیت کو بطور استدلال پیش کیا ہے۔

قرآن حدیث کا مؤید و مصدق ہے

لفظوں کی تحقیق و وضاحت کے ضمن میں بھی وہ قرآنی آیات سے استدلال کرتے ہیں۔ مثلاً ایمان بالقدر کے باب میں قدر کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وازیں عبارات ظاہر شد کہ قضاوقدر بیک معنی است وگاہی فرق نہند وگویند کہ قضا حکم ازلی ست وقدر وقوع آں درلایزال وبایں معنی قضاسابق باشد بر قدر چنانکہ فرمود یمحواللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب محو واثبات عبارت از قدر است وعندہ ام الکتاب اشارت بقضا و برعکس ایں نیز اطلاق یابد قدر بمعنی تقدیر ازلی آید وقضا بمعنی پیدا کردن بروفق آں چناں کہ فرمود فقضٰھن سبع سمٰوٰت ای خلقھن وبایں معنی جف القلم بما ھو کائن عبارت از تقدیر باشد وکل یوم ھو فی شان عبارت از قضا 11

قضاء و قدر کے الفاظ ایک معنی میں بھی آتے ہیں اور کبھی لوگ اس میں فرق بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قضا حکم ازلی ہے اور قدر اس میں

ہمیشہ واقع ہونے کا نام ہے۔اس مفہوم کے اعتبار سے قضا قدر پر سابق و متقدم ہے جیسا کہ فرمایا: یمحو اللہ مایشاء ویثبت وعندہ اُم الکتاب 12 مٹا ڈالتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اس کے نزدیک اصل کتاب ہے "13 یمحو ثبات قدر سے عبارت ہے اور عندہ ام الکتاب سے قضا کی طرف اشارہ ہے اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔ قدر تقدیر ازل کے بارے میں اور قضا پیدا کرنے کے مفہوم میں آتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: فقضاهن سبع سماوات في يومين 14 پس بنایا ان کو سات آسمان یہاں قضٰھن خلقھن کے معنی میں ہے اس مفہوم کے لحاظ سے جف القلم بما ھو کو تقدیر پر اور کل یوم ھو فی شان کو قضا پر محمول کیا جائے گا۔اس پر مزید بحث کر کے جبر و قدر کا مفہوم واضح کیا ہے اور آخر میں یہ آیت بھی پیش کی ہے۔

مذکورہ بالا حدیث کی توضیح میں لفظ "قضا" کا معنی قرآن پاک کی آیت سے واضح کیا کہ اس کا معنی "خلق" ہے۔

شیخ کے نزدیک اگر امانت سے مراد نماز اور روزہ ہو تو یہ قسم نہیں اور نہ ہی کفارہ ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من حلف بالأمانة فليس منا ".رواہ أبو داود 15

جس نے امانت میں قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح شیخ عبد الحق ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"گفت آنحضرت کسی کہ سوگند خورد بامانت پس نیست آن کس از ما و بر طریقہ ما بلکہ از متشبہین بغیر ماست زیرا کہ آن از عادت اہل کتاب ست واز جہت نابودن اواز اسماوصفات الٰہی وگفتہ اند کہ مراد بامانت فرائض اند یعنی سوگند نخورید بصلوۃ وصوم وحج وجز آن وکفارت نیست درین حلف و تورپشتی گفتہ کہ جون سوگند خود ربامانۃ اللہ اختلاف دارند علما در آن مشہور از امام ابو حنیفہ آنست کہ یمین وی منعقد می گردد پس امانۃ اللہ را از صفات وی تعالیٰ گرداینداز یراکہ این از اسمای خدا یتعالیٰ ست وگفتہ کہ احتمال دارد کہ امانت اللہ بمعنی کلمۃ اللہ باشد چنانکہ بسیاری از علما امانت رادر قول حق سبحانہ (انا عرضنا الامانۃ) بکلمہ 'توحید تفسیر کردہ اند و مروی از ابی یوسف خلاف آنست و مختار طحاوی آنست کی یمین منعقد نمیشود بامانۃ للہ خواہ نیت یمین و عہد کند یانکند انتہی و نزد امام احمد اگر امانت و عہد راااضافت بخدا کند و گوید بامانۃ اللہ و عہد اللہ یمین منعقد میگردد و اگر مطلق بالامانۃ والعہد گوید دو روایت ست و باوجود انعقاد مکروہ است یمین بدان از جہت رود نہی۔"16

ہمارے طریقے پر نہیں ہے بلکہ ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والا ہے کیوں کہ یہ اہل کتاب کی عادت ہے اور اور نیز اس لیے کہ امانت اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات میں سے نہیں ہے۔ شارحین نے کہا ہے کہ امانت سے مراد فرائض ہیں۔ مطلب یہ کہ نماز، روزے اور حج وغیرہ کی قسم نہ کھاؤ اور اس قسم میں کفارہ نہیں ہے۔ تورپشتی نے فرمایا کہ جب آدمی اللہ تعالیٰ کی امانت کی قسم کھائے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔امام ابو حنیفہ کا مشہور قول ہے کہ اس کی قسم منعقد ہو جائے گی۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی امانت کو اس کی صفات میں سے قرار دیا ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام امین ہے۔انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی امانت سے اللہ تعالیٰ کا کلمہ مراد ہو جیسے کہ

بہت سے علماء نے آیہ کریمہ {إنا عرضنا الأمانة على السماوات والأرض} 17 میں امانت کی تفسیر کلمہ توحید سے کی ہے۔امام ابو یوسف سے اس کے خلاف مروی ہے،امام طحاوی کا مختار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی امانت کے ذریعے قسم منعقد نہیں ہوتی،خواہ قسم اور عہد کا ارادہ کرے یا نہ کرے۔امام احمدؒ کے نزدیک اگر امانت اور عہد کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف کرے اور کہے اللہ تعالیٰ کی امانت اور عہد کی قسم تو قسم منعقد ہو جائے گی اور اگر مطلق امانت اور عہد کا ذکر کرے تو اس بارے میں دو روایتیں ہیں۔تاہم قسم منعقد ہو بھی جائے تو یہ قسم مکروہ ہے کیوں کہ اس سے منع کیا گیا ہے۔

شیخ نے حدیث میں وراد لفظ "امانت" کی وضاحت کے لیے قرآن پاک کی آیت سے استدلال کیا کہ "امانت" سے مراد فرائض ہیں۔اور اس ضمن میں مختلف آئمہ فقہاء کی لفظ "امانت" کے متعلق تاویلات پیش کی ہیں۔

سمندر کے خطرناک رستے پر سفر کرنے کے بارے میں شیخ کا مؤقف یہ ہے کہ اس سفر سے گریز کیا جائے۔حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لا تركب البحر إلا حاجا أو معتمرا أو غازيا فى سبيل الله فإن تحت البحر نارا وتحت النار بحرا" . رواه أبو داود 18

تم دریا پر سواری نہ کرو مگر اس حال میں کہ تم حج یا عمرہ یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہو۔کیوں کہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح شیخ عبدالحق ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"ایں محمول بر ظاہر است زیرا کہ پروردگار تعالیٰ قادر است بر ہمہ چیز و در قرآن مجید محمول بر آں است و بعضی می گویند کہ مقصود ترسانیدن از دریا و تفخیم شان خطر در رکوب اوسط زیرا کہ راقب بہر متعرض است مر آفات و مخالق را کہ در پی یک دیگر حادث می شوند" 19

یہ حدیث ظاہر پر محمول ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے قرآن مجید میں ہے {والبحر المسجور} 20 اور سلگاتے ہوئے سمندر کی قسم اسی پر محمول ہے۔بعض علماء فرماتے ہیں کہ دریا سے ڈرانا اور اس کی سواری میں بڑے خطرے کی نشان دہی مقصود ہے۔کیوں کہ سمندر کی سواری کرنے والا اپنے آپ کو یکے بعد دیگرے آنے والی آفتوں اور ہلاکتوں کے لیے پیش کرتا ہے۔

مذکورہ حدیث کے الفاظ "فإن تحت البحر نارا" کی تشریح میں قرآن پاک کی آیت "والبحر المسجور" (سلگاتے ہوئے سمندر کی قسم) سے کی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرکے اس سے آیت قرآنیہ سے استدلال کرتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" أيما مسلم شهد له أربعة بخير أدخله الله الجنة " قلنا : وثلاثة ؟ قال : " وثلاثة " . قلنا واثنان ؟ قال : " واثنان " ثم لم نسأله عن الواحد . رواه البخاري 21

جس مسلمان کے نیک ہونے کی گواہی چار آدمی دیں اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی گواہی دیں فرمایا اگر تین آدمی اس کے نیک اور خیر ہونے کی گواہی دیں (تو بھی اسے جنت میں داخل کرے گا) ہم نے عرض کیا اگر دو آدمی اس کے نیک ہونے کی

گواہی دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر دو آدمی بھی اس کے نیک ہونے کی گواہی دیں (تو بھی اسے جنت میں داخل کرے گا) پھر ہم نے آپ سے ایک آدمی کے بارے میں سوال نہ کیا۔

شیخ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

پستر نہ پرسیدم ماآن حضرت راازیک کس وشاید کہ مگراز یک کس ہم مے پرسیدندمی فرمود واگر یک کس ہم گواہی دہد وایں خبر بشارت است ازآں حضرت بکمال وسعت رحمت حق ورجاو فضل وکرامت وے تعالیٰ بربندگان وتوقع بندگان ازدرگاہ رحمت کہ درو قتے کہ ایشاں التماس سہ کردند آں حضرت توجہ والتماس بجناب حق کرددوحی آمد کہ چنیں باشد کہ تو می گوئی اے حبیب من وآں حضرت ﷺ راضی ومرضی جناب عزت محب ومحبوب آں درگاہ است وکریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضے طراے ایں نشان است 22

اور ممکن ہے کہ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین ایک آدمی کی گواہی کے بارے میں سوال کرتے تو حضور ﷺ ایک آدمی کی گواہی پر بھی اسے جنتی قرار دے دیتے۔ حضور کی طرف سے یہ خبر بشارت اللہ تعالی کی کمال وسعت رحمت وامیدوار بندوں پر اس کے فضل وکرم کا بیان ہے اور اس امر کا بیان ہے کہ بندوں کو اس کی درگاہ رحمت سے توقع اور امید رکھنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ جب صحابہ کرام نے تین اور دو آدمیوں کی گواہی کا سوال کیا تو حضور اکرم ﷺ نے بارگاہ خداوند میں توجہ التماس کی ہو تو اللہ کی طرف سے وحی نازل ہو گئی ہو کہ ایسا ہی ہو گا جس طرح اے حبیب تو کہہ رہا ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ جب خداوندی سے راضی اور خوش اور اللہ تعالی آپ سے راضی اور خوش ہے اور آپ ﷺ اس کی درگاہ میں محب و محبوب ہیں۔ آیت کریمہ ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی 23 اس نشان کا طرائے امتیاز ہے۔

مذکورہ بالا حدیث کے ضمن میں شیخ نے قرآن پاک کی آیت سے استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالی اپنے محبوب کی رضا چاہتا ہے جیسا حضور چاہتے ہیں رب بھی اپنے محبوب کی چاہت پوری کرتا ہے۔

## مومن اور قرآنی صفات

مومن عمومی طور پر کم کھانا کھاتا ہے اور تھوڑے کھانے سے اس کو پیٹ بھر جاتا ہو جبکہ کافر زیادہ کھانے کو ترجیح دیتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کافر مہمان کی مہمان نوازی کی:

"فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم أخرى فشربه ثم أخرى فشربه حتى شرب حلاب سبع شياه ثم إنه أصبح فأسلم فأمر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم أمر بأخرى فلم يستتمها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " المؤمن يشرب في معى واحد والكافر يشرب في سبعة أمعاء "24

رسول اللہ ﷺ کے حکم پر ایک بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ اس کا تمام دودھ پی گیا۔ پھر دوسری کا حکم دیا گیا تو وہ اس کا تمام دودھ پی گیا۔ پھر ایک اور کا حکم دیا گیا تو وہ اس کا دودھ بھی پی گیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر صبح ہوئی تو وہ اسلام لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر ان کے لیے ایک بکری دوہی گئی تو انہوں نے دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ نہ پی سکے تو رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح شیخ عبدالحق ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"پس ازان کہ اسلام آورد اندک می خورد و طیبی گفتہ تخصیص سبعہ برای مبالغہ و تکثیر برات چنانکہ در قول وی سبحانہ والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر و گفتہ اند کہ مراد تمثیل زہد مومن وشرہ و حرص کافر ست نہ قلت و کثرت اکل یا این حکم باعتبار اکثر و اغلب ست یا مراد مومن کامل الایمان ست"25

کہتے ہیں کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہوتی ہیں۔ علامہ طیبی نے کہا کہ سات کی تخصیص کثرت کے بیان میں مبالغہ کے لیے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں {والبحر يمده من بعده سبعة أبحر} 26اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور) کہتے ہیں کہ مؤمن کی دنیا میں بے رغبتی اور کافر کی حرص اور طمع کی مثال بیان کرنا مقصود ہے، کم اور زیادہ کھانا مراد نہیں ہے۔

مذکورہ حدیث میں "سبعة أمعاء" کو قرآن پاک کی آیت (والبحر يمده من بعده سبعة أبحر) سے واضح کیا کہ سات کی تخصیص کثرت کے بیان میں مبالغہ کے لیے آتی ہے۔

### دین داری میں تفقہ فی القرآن

شیخ عبدالحق کا نقطہ نظر یہ ہے کہ دین کے طلبہ کی خدمت کا خیال رکھا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے علم حاصل کرنے والے طلبہ کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إن الناس لكم تبع وإن رجالا يأتونكم من أقطار الأرض يتفقهون فى الدين فإذا أتوكم فاستوصوا بهم خيرا". رواه الترمذى 27"

بے شک لوگ تمہارے تابع ہیں اور بے شک لوگ زمین کے اطراف واکناف سے تمہارے پاس پہنچیں گے فقہ اور علم دین حاصل کرنے کے لیے۔ تو جب وہ تمہارے پاس پہنچیں تو انہیں خیر اور نیکی کی بات سکھانا۔

اس حدیث مبارکہ کے الفاظ وإن رجالا يأتونكم من أقطار الأرض يتفقهون فى الدين فإذا أتوكم فاستوصوا بهم خيرا کی تشریح شیخ عبدالحق ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"وبدرستے کہ مردان خوہند آمد شمار از کران ہای زمین عرب و عجم و اکثر تابعین از عجم اند و صحابہ از عرب۔ یتفقھون فی الدین در حالیکہ طلب می کنند فقہ و علم در دین"28

یعنی اے میرے صحابہ اور میری صحبت کا فیض اٹھانے والو اور مجھ سے بلاواسطہ علم حاصل کرنے والو۔ یعنی عرب و عجم سے اکثر تابعین عجم سے تعلق رکھتے ہیں اور صحابہ کرام خطہ عرب سے۔ جیسا کہ آیہ مبارکہ {فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين} 29تو کیوں نہیں نکلا تحصیل علم کے لیے ہر جماعت میں سے ایک گروہ جو دین کی سمجھ اور علم حاصل کرے۔

مندرجہ بالا حدیث کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے شیخ نے دینی علوم حاصل کرنے والوں کی فضیلت میں آیت قرآنی پیش کی ہے۔

## حدیث کی توضیح میں ناسخ و منسوخ کا اشارہ

شیخ حدیث کی توضیح میں ناسخ و منسوخ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ حضرت حسن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه" . رواه الترمذی وأبو داود وابن ماجه والدارمی وزاد النسائی فی رواية أخرى: " ومن خصى عبده خصيناه " 30

جس نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کے اعضاء کاٹے ہم اس کے اعضاء کاٹیں گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے اپنے غلام کو خصی کیا تو ہم اس کو خصی کریں گے۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح شیخ عبدالحق ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"وبعضے گفتہ اند کہ این منسوخ است بقول وی تعالیٰ الحر بالحر والعبد بالعبد قضیٰ قال طیبی در کتاب حرقی روایت کرد کہ شخصے غلام خود را کشت پس آنحضرت اورا یک سال راند واز وطن دور کرد دنام اوراز سہم مسلمانان محو کرد اما قصاص نگرفت وامر کرد کہ بردہ آزاد کند اما قتل حر بعبد غیر پس مختلف فیہ است ومذہب نزدما آں است کہ کشتہ می شود حر بعکس ونزد آئمہ ثلاثہ کشتہ نمی شود خر بعبد از جہت قول حق سبحانہ الحر بالحر والعبد بالعبد"31

بعض علماء نے فرمایا کہ یہ حکم اللہ کے اس ارشاد سے منسوخ ہے {الحر بالحر والعبد بالعبد} 32 آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام۔ اسی طرح علامہ طیبی نے فرمایا۔ کتاب خرقی میں روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے اسے ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا اور اس کا نام مسلمانوں کے حصے سے کاٹ دیا لیکن اس سے قصاص نہیں لیا اور حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کرے۔ کسی دوسرے کا غلام قتل کرنے پر آزاد کو قتل کرنے میں اختلاف ہے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ آزاد کو قتل کیا جائے گا۔ اسی طرح آزاد کے بدلے غلام کو بھی قتل کیا جائے گا۔ باقی تین آئمہ کے نزدیک غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {الحر بالحر والعبد بالعبد} اس کی تحقیق شرح میں کی گئی ہے۔

مذکورہ حدیث کی توضیح میں شیخ نے آیت قرآنی سے حدیث کا نسخ ذکر کیا ہے "کہ غلام کے بدلے غلام آزاد کے بدلے آزاد"

## بدزبانی قرآنی اخلاق کے منافی

کسی کی تحقیر کرنے کی نیت سے ایسے الفاظ سے پکارا تو اس کو تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إذا قال الرجل للرجل : يا يهودی فاضربوه عشرين وإذا قال : يا مخنث فاضربوه عشرين ومن وقع على ذات محرم فاقتلوه" .

رواہ الترمذی وقال : ھذا حدیث غریب 33

جب ایک شخص دوسرے کو کہے او یہودی تو اسے بیس کوڑے لگاؤ اور جب کہے او ہیجڑے تو بیس کوڑے لگاؤ اور جو محرم عورت سے زنا کرے اسے قتل کر دو۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح شیخ عبد الحق ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"پس بزنیدہ ورع بیست تازیانہ احتمال وارد کہ مراد باین کفر باشد یا خواری و یا حقارت مراد باشد زیرا کہ یہود مشہور اند بدان بحکم ص قرآن ضربت علیهم الذلة و المسكنة و فته اند که حمل بر معنی اول اولیٰ و ارجح است از جهت در احد"34

ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد کفر ہو یا ذلت و حقارت مقصود ہو کیوں کہ نص قرآن کے مطابق یہودی اس وصف میں مشہور ہیں۔ارشاد ربانی ہے: {وضربت عليهم الذلة والمسكنة} 35ان پر ذلت اور مسکینی مسلط کی گئی۔ بعض شارحین نے فرمایا کہ پہلے معنی پر محمول کرنا زیادہ راجح اور بہتر ہے۔ کیوں کہ ایسا کہنے پر سزا (بیس کوڑے) وارد ہے۔

زیر مطالعہ حدیث کے ضمن میں شیخ نے یہود کی ذلت و رسوائی کو آیت قرآنیہ سے واضح کیا ہے۔

### قرآنی سور کے انسانی زندگی پر اثرات

شیخ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ عبادات سے محبت اس ہستی سے محبت کا ذریعہ بنتی ہے جو ان عبادات کو لے کر آئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من قرأ سورة الواقعة فى كل ليلة لم تصبه فاقة ابدا " . وكان ابن مسعود يأمر بناته يقرأن بها فى كل ليلة. رواه البيهقى فى شعب الإيمان "36

جو شخص ہر رات میں سورۃ الواقعہ پڑھتا ہے وہ فاقے اور تنگ دستی سے ہمیشہ کے لیے محفوظ رہتا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو ہر رات میں یہ سورت پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح شیخ عبد الحق ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"ابن مسعود کہ می فرمود دختران خود را کہ بخوانداین سورۃ را در ہر شب بداں کہ شارع ترغیب کردہ بہ بازی عبادات کہ مؤثر و نافع اند در امور دنیویہ نیز کہ حصول آن ہا ممد و معین است در دین تا بہر تقدیر مشغول باشند بہ عبادت بہر وجہ کہ باشد و ایں موث محبت است باّں عبادات و محبت آں مفضی است با محبت کسی کہ آوردہ است آن ہا و زیرا کہ محبت منعم جبلی است و ازیں جہت است امتنان وی تعالیٰ بقول خود { أمدكم بأنعامٍ وبنين () وجناتٍ وعيون} 37ومانند آں"38

واضح ہو کہ شارع علیہ السلام نے بعض عبادات کی خصوصیت سے رغبت دلائی ہے کیوں کہ وہ دنیوی امور میں خصوصیت سے موثر اور نفع بخش ہیں۔ پھر دین کے بارے میں بھی ممد معاون ہیں تاکہ لوگ ہر صورت میں ان عبادات کے ادا کرنے میں مشغول رہیں جس قدر بھی ان

سے ہو سکے اور یہ چیز عبادات سے محبت و شوق پیدا کرنے میں موجب ہے۔ اور عبادات سے محبت اس ہستی سے محبت کا ذریعہ بنتی ہے جو ان عبادات کو لے کر آئی ہے۔ کیوں کہ انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ انعام فرمانے والے کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے احسان جتلاتے ہوئے اپنے کلام پاک میں فرمایا۔ { أمدكم بأنعامٍ وبنين وجناتٍ وعيون} 39 ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمھاری مدد فرمائی مویشیوں کے ذریعے، بیٹوں کے ذریعے، باغات اور چشموں اور کھیتوں وغیرہ کے ذریعے۔

شیخ نے حدیث کی تشریح کرتے ہوئے عبادات کی خصوصیت سے رغبت کا ذکر کرتے ہوئے انعام باری تعالی کا استدلال قرآن پاک سے کیا ہے۔

مشہور حدیث ہے کہ ایمان کے ستر سے زائد شعبے اور اجزاء ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" الإيمان بضع وسبعون شعبة فأفضلها: قول لا إله إلا الله وأدناها: إماطة الأذى عن الطريق والحياة شعبة من الايمان"40

ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں جن میں سب سے افضل لاالٰہ الااللہ ہے اور سب سے ادنیٰ رستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا ایمان کا حصہ ہے۔

شیخ نے اس کا ترجمہ اور تشریح کرنے کے بعد لکھا ہے:

و مجمل شعب ایمان باوجود تجاوز از حد حصر واحصار راجع است باصل واحد کہ تکمیل نفس و تحصیل سعادت اوست در مبدا و معاد بتحصیل کمال عملی و علمی و آن بصحت در اعتقاد و استقامت در عمل است چنانکہ در قرآن مجید فرمودہ ان الذين قالواربنالله ثم استقاموا و در حدیث آمدہ قل آمنت باللہ ثم استقم

ایمان کے شعبے جس قدر بھی ہوں مگر اصلاً ان سب کا مرجع ایک ہی ہے اور وہ تکمیل نفس اور تحصیل سعادت ہے۔ یعنی عقیدہ کی صحت اور عمل کی استقامت کے ساتھ علمی و عملی کمال کی تحصیل۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے إن الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة ألا تخافوا ولا تحزنوا وأبشروا بالجنة التي كنتم توعدون نحن أولياؤكم في الحياة 41 بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا خداوند اللہ ہے پھر اسی پر جم گئے۔ ایک اور حدیث میں بھی یہی بات کہی گئی ہے: قل آمنت بالله ثم استقم 42 یعنی کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

شیخ نے حدیث "ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں" کی توضیح میں عقیدہ کی صحت اور عمل استقامت کو قرآن کی آیت "إن الذين قالوا ربنا الله ثم استقامو "43 سے استدلال کیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" إنكم منصورون ومصيبون ومفتوح لكم فمن أدرك ذلك منكم فليتق الله وليأمر بالمعروف ولينه عن المنكر " .44

تمہاری مدد کی جائے گی اور تم غنیمتیں پانے والے ہو تم کو فتح دی جائے گی تو جو تم میں سے یہ پائے وہ اللہ سے ڈرے بھلائیوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے۔

شیخ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

وفتح کردہ شد گایند مر شمارا یعنی فتح کردہ می شود بلاد وامصار واین بشارت است و خبر دادن صحابہ را بانچہ درزمان آیندہ واقع خواہد شد فمن ادرک ذالک منکم فلیتق اللہ پس ہر کہ یابر کند از شما پس باید کہ تقوی درزد و پرہیز واز عذاب خدا ولیامر بالمعروف ولینہ عن المنکر و باید کہ امر کند بمشروع و نہی کند از خلاف آن یعنی بر طریقہ اعتدال رود و در اشر وبطر واسراف نیفتد واین تلمیح است بقول حق سبحانہ الذین ان مکنا ھم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروبالمعروف ونھوا عن المنکر45

تم شہروں اور علاقوں کو فتح کروگے یہ مستقبل کے حوالے سے صحابہ کو اطلاع و بشارت دی جارہی ہے۔اعتدال کی راہ پر چلنا، تکبر وغرور اور اسراف کا راستہ نہ اپنانا۔یہ اللہ پاک کے اس مبارک ارشاد کی طرف اشارہ ہے(الذين إن مكناهم في الأرض أقاموا الصلاة وآتوا الزكاة وأمروا بالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الأمور46ان لوگوں کو اگر ہم زمیں پر تمکن عطاء کریں تو وہ نماز کا قیام،زکوۃ کی ادائیگی، نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرتے ہیں۔

شیخ نے مذکورہ بالا حدیث کی توضیح میں آیت قرآنیہ سے استدلال کیا ہے کہ جب اللہ تعالی مسلمانوں کو کسی ملک پر فتح عطاء فرمائے تو ان کو اللہ کے احکامات کے پر تعمیل بجالانی چاہیے تکبر اور غرور سے نہیں کرناچاہئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت نقل کرکے اس کی توضیح میں آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہیں جو شخص محبت الہی میں سچا ہو اللہ اس کو محبوبیت کے مقام پر پہنچادیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" لو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ولكنه أخي وصاحبي وقد اتخذ الله صاحبكم خليلا " . رواه مسلم47

اگر میں کسی کو جانی دوست بناتا تو ابو بکر کو جانی دوست بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور دوست ہیں تحقیق اللہ نے تمہارے صاحب کو خلیل بنایا ہے۔

شیخ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

وازیں حدیث دوست گرفتن وی تعالی مرادرافرمود وتامعلوم شود کہ ہر کہ در صحبت صادق ست بمرتبہ محبوبیت میرسد یحبھم ویحبونھم48

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے آپ کو خلیل بنایا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص محبت میں سچا ہو وہ محبوبیت کے مقام کو پہنچ جاتا ہے۔۔ارشاد باری تعالی ہے: يحبهم ويحبونه 49

اللہ تعالی ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

شیخ نے اس حدیث کے ضمن میں قرآن پاک کی آیت سے استدلال کیا ہے کہ جو خلوص نیت کے ساتھ اللہ سے محبت کرتا ہے پھر اللہ بھی اسے اپنی محبت کے لیے چن لیتا ہے۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی شرح کرتے ہوئے کہ جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا دوزخ میں اگر گیا تو صرف قسم پوری کرنے کے لیے جائے گا۔ شیخ اس کا استدلال قرآن سے کرتے ہیں۔ پہلے روایت نقل کی جاتی ہے پھر شیخ کا استدلال زیب قرطاس کیا جائے گا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

" لا يموت لمسلم ثلاث من الولد فيلج النار إلا تحلة القسم "50

مسلمان کے تین بچے فوت نہیں ہوتے پھر وہ دوزخ میں بھی جائے گا مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

شیخ اس حدیث کی تبیین میں لکھتے ہیں:

مگر برائے حلال گردانیدن وکشادن سوگند کہ حق سبحانہ وتعالیٰ در قرآن مجید ورود بندگان آتش را یاد کردہ وفرمودہ کہ وان منکم الا واردھا ویچ یکے از شانیست مگر آنکہ درآید دوزخ راا گرچہ درآنے باشد مثل برق جھندہ و باد پرندہ وعرب می گوید کہ کردم ایں کار بجہت تحلۃ القسم یعنی ہما قدر کردم کہ بوی از عہدہ سوگند برآیم و در روے اونے فعل کہ یک بار دران طیف کنند کفایت دارد پس ہر کہ سہ فرزند از وے مرد در دوزخ نمی درآید مگر ہماں قدر کہ سوگند راست گردد 51

یعنی جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو گئے وہ دوزخ میں نہیں جائے گا یعنی دوزخ میں صرف قسم حلال پوری کرنے کے لیے جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بندوں کے دوزخ میں جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وإن منكم إلا واردها 52 تم میں سے کوئی نہیں مگر وہ دوزخ میں داخل ہو کر رہے گا۔ یعنی اگرچہ ایک آن کے لیے ہو جیسے چمکنے والی بجلی اور چلنے والی ہو۔ عرب کہتے ہیں کہ میں نے یہ کام صرف قسم پوری کرنے کے لیے کیا ہے۔ یعنی صرف اتنی دیر کے لیے کیا ہے کہ جس سے میں اپنی قسم کی ذمہ داری پوری کر سکوں۔ اس کے لیے ادنی فعل یعنی ایک بار لینا کفایت کرتا ہے۔ پس جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو گئے وہ دوزخ میں داخل نہ ہو گا مگر اتنی دیر کے لیے کہ قسم پوری ہو جائے۔

شیخ نے مندرجہ بالا حدیث کی وضاحت میں آیت قرآنیہ سے استدلال کیا ہے جنتی شخص کا دوزخ پر سے گذر ہو گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی ایضاح میں لفظ "ثیاب" کا معنی قرآن کی آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ علماء کے نزدیک اس سے مراد اعمال ہیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أنه لما حضره الموت . دعا بثياب جدد فلبسها ثم قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : " الميت يبعث في

ثيابه التي يموت فيها " . رواه أبو داود53

جب ان کی موت کا وقت آیا تو آپ نے نئے کپڑے منگوائے اور انہیں زیب تن کیا پھر فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا میت روز قیامت انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن کے اندر وہ مرا تھا۔

شیخ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

وظاہر ایں حدیث آں ست کہ ابو سعید کہ جامہ ہائے نو پوشید بجہت امتثال امر ایں حدیث پوشید و مراد بایں حدیث ظاہر اوست کہ بعث در جامہ می باشد وایں مشکل است زیرا کہ در حدیث صحیح وارد شدہ است کہ حشر کردہ می شوند مردم برہنہ تن و برہنہ پا وکلام دریں باب بسیار ست وجملہ ازاں در شرح مذکور ست وغایت آنچہ دریں مقام توان گفت آں است کہ گفتہ اند کہ مراد بثیاب در حدیث اعمال است کہ می میرد میت بران اعمال و عرب کنایت می کند از اعمال بہ ثیاب از جہت ملابست مرد باعمال چنانکہ بہ ثیاب ودر تاویل قول حق سبحانہ وثیابک فطھر گفتہ اند اے اعمالک فاصلح وابو سعید رضی اللہ عنہ جامہ ہائے نو کہ پوشید از برای نظافت وطہارت پوشید ودریں میان ناگہان ایں حدیث اورا خطور کرد کہ از آں حضرت ﷺ شنیدہ بود وتاویل حدیث ہماں ست کہ کردہ اند کہ ثیاب کنایہ از اعمال است 54

اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث پر عمل کرنے کے لیے نئے کپڑے زیب تن کیے۔ اس حدیث کے ظاہر ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں سے لوگ کپڑے پہنے اٹھیں گے مگر اس ترجمہ میں اشکال ہے کہ صحیح حدیث میں وارد ہو چکا ہے کہ لوگوں کا حشر ننگے جسم اور ننگے پاؤں ہو گا اس بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے جو ہماری عربی شرح میں مذکور ہے۔ یہاں بطور خلاصہ جو بات کہی جا سکتی ہے یہ ہے کہ کپڑوں سے حدیث حدیث میں مراد اعمال ہیں۔ جن پر انسان کی موت واقع ہوتی ہے اور عرب لوگ کپڑے بول کر اعمال مراد لیتے ہیں اس مناسبت سے کہ جس طرح کپڑے انسان سے تعلق رکھتے ہیں اعمال بھی اس سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ آیت کریمہ وثیابک فطھر55 کی تاویل میں علماء نے لکھا ہے واعمالک فاصلح۔ یعنی اپنے اعمال کی اصلاح کر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بوقت موت نئے کپڑے نظافت وطہارت کی نیت سے زیب تن کیے۔ اس دوران اچانک یہ حدیث بھی ان کے ذھن میں مستحضر ہو گئی جو انہوں نے حضور ﷺ سے سن رکھی تھی۔ حدیث کی تاویل وہی ہے جو علمائے کرام نے کی ہے کپڑوں سے مراد اعمال ہیں۔

مذکورہ بالا حدیث میں شیخ نے توضیح کرتے ہوئے "ثیاب" سے مراد "اعمال" کے استدلال میں آیت قرآنیہ پیش کی ہے۔

## نتائج بحث

ہندوستان کی علمی تاریخ میں شیخ محدث دھلوی (متوفی 1052ھ) کا نام سر فہرست ہے۔ آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ حصہ علم حدیث کے لیے وقف کیا اور برصغیر میں علم حدیث کی نشر واشاعت کے لیے کوشاں رہے۔ اکبری پر فتن دور میں جہاں ایک طرف اہل اسلام کو عقائد حقہ کی روشنی دکھا کر ان کے اثبات واستقلال کا سامان فراہم کیا وہاں احادیث رسول کی تشریح وتوضیح کے ذریعے اسلام اور ایمان سے متصادم ستون کی بیخ کنی فرمائی۔ شیخ نے علوم القرآن اور تفسیری اصولوں کے مطابق احادیث کی تبیین وتوضیح اور احادیث کے عموم وخصوص اور مطلق ومقید

مفاہیم کو استدلال بالقرآن سے مزین کیا ہے۔ "تم حبشیوں کو چھوڑے رہو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں اور ترکوں کو چھوڑے رہو جب تک وہ تمیں چھوڑے رہیں" شیخ نے اس حدیث کے خاص حکم کو قرآن کے عام حکم "وقاتلو المشرکین کافۃ" سے منسوخ قرار دے دیا ۔کیونکہ حدیث والا حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں میں قوت پیدا ہو گئی تو حکم عام ہو گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت" یاأیھا الذین آمنوا علیکم أنفسکم لا یضرکم من ضل إذا اھتدیتم "کی آیت کے ضمن میں "جو لوگ برائی دیکھ کر منع نہیں کرتے تو قریب ہے کہ اللہ تعالی انہیں عذاب میں مبتلا کر دے" شیخ اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں یہ آیت عام نہیں خاص ہے۔ جب نہی عن المنکر کے ترک پر وعید وارد ہے تو پھر اس کو ترک کر دینے کا جواز کیسا؟. شیخ نے حدیث میں وارد لفظ "محارب" کی توضیح میں قرآنی آیت "الذین یحاربون اللہ ورسولہ "سے استدلال کر کے اس کا معنی ڈاکو، راہزن اور فسادی کیا ہے۔ الفاظ کی توضیح اور تحقیق میں قرآنی آیات سے استدلال کرتے ہیں جس طرح لفظ "قضا" کا معنی آیت "فقضاھن سبع سموات" کو ذکر کرنے کے بعد خلق کیا ہے۔ حدیث میں وارد لفظ "امانۃ "کی وضاحت کے لیے قرآن کی آیت "انا عرضنا الامانۃ "سے استدلال کر کے "امانۃ" کا معنی فرائض کیا ہے۔ اور اس ضمن میں آئمہ فقہاء کی مختلف تاویلات پیش کی ہیں۔ حدیث کے الفاظ "فان تحت البحر نارا" کی تشریح میں قرآن پاک کی آیت "والبحر المسجور "(سلگاتے ہوئے سمندر کی قسم) سے کی ہے۔ حدیث میں مذکور "سبعۃ امعاء" کی توضیح میں قرآنی آیت "والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر" سے استدلال کرتے ہیں کہ سات کی تخصیص کثرت کے بیان میں مبالغہ کے لیے آتی ہے۔ حدیث "اطراف واکناف سے علم دین حاصل کرنے والوں کی فضیلت میں شیخ نے قرآنی آیت "لیتفقھوا فی الدین "پیش کی ہے۔ حدیث "جس نے اپنے غلام کو قتل کیا اسے ہم قتل کریں گے "کا نسخ قرآنی آیت "الحر بالحر والعبد بالعبد" سے کرتے ہیں۔ حدیث "من قراء سورۃ الواقعۃ فی کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابدا" کی تشریح میں عبادات کی خصوصیت سے رغبت کا ذکر کرتے ہوئے "امدکم بانعام وبنین۔ وجنت وعیون" سے استدلال کیا ہے۔ شیخ نے حدیث "ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں" کی توضیح میں عقیدہ کی صحت اور عمل استقامت کا قرآن کی آیت "إن الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقامو" سے استدلال کیا ہے۔ حدیث کے ضمن میں قرآن کی آیت سے استدلال کیا ہے "یحبھم ویحبونہ "جو خلوص نیت کے ساتھ اللہ سے محبت کرتا ہے اللہ بھی اسے اپنی محبت کے لیے چن لیتا ہے۔ حضرت اوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں "ثیاب جدد" نئے کپڑے منگوا کر پہنے ۔حدیث میں وارد لفظ "ثیاب" کو قران کی آیت "وثیابک فطھر" سے استدلال کیا ہے کہ ثیاب سے مراد اعمال ہیں۔

## حواشی وحوالہ جات

[1] شیخ کے حالات زندگی کے لیے رجوع کریں، محدث دہلوی، عبد الحق، شیخ، (1052ھ) لمعات التنقیح، مقدمہ، کراچی: مکتبہ محمدیہ، الطبعۃ الثالثۃ 1:12؛ محدث دہلوی، عبد الحق، شیخ، (1052ھ) اخبار الاخیار فی اسرار الابرار، دہلی: مطبع مجتبائی، ص۱۰۰؛ نظامی، خلیق احمد، حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی، دہلی: مطبوعہ یونین پرنٹنگ پریس، ص۱٤۰

[2] التبریزي، محمد بن عبد اللہ الخطیب العمري، أبو عبد اللہ، ولي الدین، (المتوفی: 741ھ)، المکتب الإسلامي، بیروت، مشکاۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب الملاحم، رقم

الحديث 5430/ابو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السجستاني (المتوفى: 275ھ)، سنن ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب في النهي عن تهييج الترک والحبشة، رقم الحديث 4302، المكتبة العصرية، بيروت/النسائی، ابو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني (المتوفى: 303ھ)، سنن النسائی، کتاب الجهاد، باب غزوة الترک والحبشة، رقم الحديث 3176، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب

[3] اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن،، 4:326-327

[4] التوبۃ 9:36

[5] المائدۃ 5:105

[6] مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الأمر بالمعروف، رقم الحديث 5142/ابن ماجة ابو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: 273ھ)، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، رقم الحديث 4005، دار إحياء الكتب العربية/سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنهی، رقم الحديث 4338

[7] اشعۃ اللمعات، کتاب الآداب، باب الامر بالمعروف، 4:192

[8] مشکاۃ المصابیح، کتاب القصاص، باب قتل أهل الردة والسعاة بالفساد، رقم الحديث 3544/سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب الحکم فی من ارتد، رقم الحديث 4353

[9] اشعۃ اللمعات، کتاب القصاص، باب قتل اہل الردۃ، 3:263

[10] المائدۃ 5:33

[11] اشعۃ اللمعات، کتاب الایمان، باب الایمان بالقدر، 1:93

[12] الرعد 13:39

[13] ایضاً، 39

[14] فصلت 41:12

[15] مشکاۃ المصابیح، کتاب الأیمان والنذور، رقم الحديث 3420/سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور، باب کراہیۃ الحلف بالامانۃ، رقم الحديث 3253

[16] اشعۃ اللمعات، کتاب العتق، باب الایمان والنذور، 3:216

[17] الأحزاب 33:72

[18] مشکاۃ المصابیح، کتاب الجہاد، رقم الحديث 3838/سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی رکوب البحر فی الغزو، رقم الحديث 2489

[19] اشعۃ اللمعات، کتاب الجہاد،، 3:368

[20] الطور 52:6

[21] مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب غسل المیت وتکفینہ، رقم الحديث 1663

[22] اشعۃ اللمعات، جلد 1 ص 727

[23] الضحی 93:5

[24] مشکاۃ المصابیح، کتاب الاطعمہ، رقم الحديث 4176

[25] اشعۃ اللمعات، کتاب الاطعمۃ، 3:520

[26] لقمان 31:27

[27]مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، رقم الحدیث 215/ سنن الترمذی، کتاب العلم، باب الاستیصاء بمن یطلب العلم، رقم الحدیث 2650

[28]اشعۃ اللمعات، کتاب العلم، 172:1

[29]التوبۃ 122:2

[30] مشکاۃ المصابیح، کتاب القصاص، رقم الحدیث 3473/ سنن الترمذی، کتاب الدیات، باب الرجل یقتل عبدہ، رقم الحدیث 1414/ سنن ابی داؤد، کتاب الدیات، باب من قتل عبدہ، رقم الحدیث 4515/ سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب ھل یقتل الحر بالعبد، رقم الحدیث 2663/ التميمي السمرقندي، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی (المتوفی: 255ھ)، دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية، سنن الدارمی، ومن کتاب الدیات، باب فی القود بین العبد وسیدہ، رقم الحدیث 2403/ سنن النسائی، کتاب القسامہ، باب القصاص فی السن، رقم 4754

[31]اشعۃ اللمعات، کتاب القصاص، 236:3

[32]البقرۃ 178:2

[33]مشکاۃ المصابیح، کتاب الحدود، باب التعزیر، رقم الحدیث 3632/ سنن الترمذی، الحدود، باب فی من یقول لآخر یا مخنث، رقم الحدیث 1462

[34]اشعۃ اللمعات، کتاب الآداب، باب التعزیر 298:3

[35]البقرۃ 61:2

[36]مشکاۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن، رقم الحدیث 2181/ البيهقي، أبو بكر احمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسروجردي الخراساني (المتوفى: 458ھ)، الناشر: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند، شعب الایمان، فصل فی فضائل السور والآیات، تخصیص سور منھا بالذکر، رقم الحدیث 2269

[37]الشعراء 133:26، 134

[38]اشعۃ اللمعات، کتاب فضائل القرآن، 155:2

[39]الشعراء 133:26، 134

[40]مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، رقم الحدیث 5

[41]فصلت 30:41-31

[42]مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، رقم الحدیث 15

[43]فصلت 30:41-31

[44]مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل، باب فی المعجزات، رقم الحدیث 5930

[45]اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن، باب فی المعجزات، 601:4

[46]الحج 41:22

[47]مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر، رقم الحدیث 6020

[48]اشعۃ اللمعات، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر، 648:4

[49]المائدۃ 54:5

[50] مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب دفن المیت، رقم الحدیث 1729

[51] اشعۃ اللمعات، کتاب الجنائز، باب دفن المیت، 1:749

[52] مریم 19:71

[53] مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب غسل المیت وتکفینہ، رقم الحدیث 16

[54] اشعۃ اللمعات، کتاب الجنائز، باب غسل المیت وتکفینہ، 1:718

[55] المدثر 74:4

**References**

1.Refer to the Life Conditions, Muhaddith Dehlavi, Abdul Haq, Sheikh, (1052 AH) Lamaat Al-Tanqih, Muqaddama, Karachi: Maktab Muhammadiyah, 3rd Edition 12: 1 ؛Muhaddith Dehlavi, Abdul Haq, Sheikh, (1052 AH) Akhbar Al-Akhyarfi Israr Al-Abrar, Delhi: Mujtabai Press, p. Nizami, Khaliq Ahmad, The Life of Sheikh Abdul Haq Mohaddess Dehlavi, Delhi: Union Printing Press, p.
2.Al-Tabrizi, Muhammad Ibn Abdullah Al-Khatib Al-Omari, Abu Abdullah, Wali Al-Din (deceased: 741 AH), Al-Muktab Al-Islami, Beirut, Mishkat Al-Masabih Shaddad bin Amr al-Azdi (deceased: 275 AH), Sunan Abu Dawud, Kitab al-Malam, chapter on the renunciation of Turks and Abyssinians, Hadith No. 4302, Beirut / Al-Nisa'i, Abu Abd al-Rahman Ibn 30 Sunan al-Nisa'i, Kitab al-Jihad, Chapter Ghazwa al-Turk wa Habash, No. Hadith 3176, Islamic Press Press, Aleppo
3. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-Fitna, 4: 327-326
4. Al toba 9:36
5. Maida 5: 105
6. Mishkat al-Masabih, Kitab al-Adab, Bab al-Amr al-Ma'ruf, Hadith no. 5142 / Ibn Majah Abu Abdullah Muhammad ibn Yazid al-Qazwini (d. 273 AH), Sunan Ibn Majah Sunan Abi Dawood, Kitab al-Malahim, Bab al-Amr al-Nunhi, Hadith No. 4338
7. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-Adab, Bab al-Amrab al-Ma'ruf, 4: 192
8. Mishkat Al-Masabih, Kitab Al-Qisas, Chapter on Killing the People of Response and Help in Corruption, Hadith No. 3544 / Sunan Abi Dawood
9. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-Qisas, Bab al-Hatl al-Radta, 3: 263
10. Maida 5:33
11. Ashi'at al-Lama'at, kitab al iman, bab ul iman bilqadr,1:93
12.Ar rad 13:39
13.Same
14.Fussilat 41:12
15. Mishkat Al-Masabih, Kitab Al-Iman Wal-Nadhur, Hadith No. 3420 / Sunan Abi Dawood, Kitab Al-Iman Wal-Nazhur, Hadith No. 3253
16. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-'Atq, Bab al-Iman wa'l-Nazr3:216
17.Ahzab 33:72
18. Mishkat Al-Masabih, Book of Jihad, Number of Hadith 3838 / Sunan Abi Dawood, Book of Jihad Hadith No. 2489
19. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-Jihad, 3: 368
20.Toor 52:6
21. MishKat al-Masabih, Kitab al-Janaa'iz, Bab Ghusl al-Mawt wa Takfeena, Hadith No. 1663
22. Ashi'at al-Lama'at, vol. 1, p. 727
23. Al dhuha 93:5
24. Mishkat al-Masabih, Kitab al-At'imah, Hadith No. 4176

25. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-At'am, 3: 520
26. Luqman 31:27
27. Mishkat al Masabih, Kitab al-Ilm, Hadith No. 215 / Sunan al-Tirmidhi, Kitab al-Ilm, Bab al-Istisa 'by seeking knowledge, Hadith No. 2650
28. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-Ilm, 1: 172
29.Al toba 2:122
30. Mishkat al-Masabih, Kitab al-Qisas, No. 3473 / Sunan al-Tirmidhi, Kitab al-Diyat, Bab al-Rijal Yaqtal Abdah, No. 1414 / Sunan Abi Dawood, Kitab al-Diyat, Bab min Qatl Abdah, No. 4515 , Hadith No. 2663 / Al-Tamimi Al-Samarqandi, Abu Muhammad Abdullah Ibn Abdul Rahman Ibn Al-Fadl Ibn Bahram Ibn Abdul Samad Al-Darmi (Died: 255 AH), Dar Al-Mughni for Publishing and Distribution, Kingdom of Saudi Arabia, Sunan Al-Darmi Hadith 2403 / Sunan al-Nisa'i, Kitab al-Qassamah, Bab al-Qisas fi al-Sunan, No. 4754
31. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-Qisas, 3: 236
32.Al Baqrah 2:178
33. Mishkat al-Masabih, Kitab al-Hudood, Bab al-Ta'zeer, Hadith No. 3632
34. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-Adab, Bab al-Ta'zeer 3: 298
35.Al Baqrah2:61
36. Mishkat al masabeeh, Kitab the Virtues of the Qur'an, Hadith No. 2181 / Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad Bin Ali Ibn Musa Al-Khusrawi Al-Khurasani (Deceased: 458 AH) Surah Al-Ayat, Al-Surah Al-Dhikr, Al-Hadith No. 2269
37.Al Shuaraa26:133-134
38. Ashi'at al-Lama'at, Book of Virtues of the Qur'an, 2: 155
39. Al Shuaraa26:133-134
40. Mishkaat al-Masabih, Kitab al-Iman, Hadith No. 5
41. Fussilat 41:30-31
42. Mishkaat al-Masabih, Kitab al-Iman, Hadith No.15
43. Fussilat 41:30-31
44. Mishkat al-Masabih, Kitab al-Fadha'il, Chapter on Miracles, Hadith No. 5930
45. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-Fitna, Chapter on Miracles, 4: 601
46. Al Haj 22:41
47. Mishkat al-Masabih, Kitab al-Manaqib, Chapter Manaqib Abi Bakr, Hadith No. 6020
48. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-Manaqib, Chapter Manaqib Abi Bakr, 4: 648
49. Maida 5:54
50. Mishkat al-Masabih, Book of Funerals, Chapter of Burial of the Dead, Hadith No. 1729
51. Ashi'at al-Lama'at, Book of Funerals, Chapter of Burial of the Dead, 1: 749
52. Maryam 19:71
53. Mishkat al-Masabih, Kitab al-Janaa'iz, Bab Ghusl al-Mawt wa Takfeena, Hadith No. 16
54. Ashi'at al-Lama'at, Kitab al-Janaa'iz, Bab al-Ghusl al-Mu'it wa Takfina, 1: 718
55. Muddassir 74:4